International Journal of Applied Research 2018; 4(5): 325-325

ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2018; 4(5): 325-325
www.allresearchjournal.com
Received: 22-03-2018
Accepted: 24-04-2018

Dr. Pushpendra Kumar Nim
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

Correspondence
Dr. Pushpendra Kumar Nim
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

پشپیندر کمار نم سر سید احمد خان کی خطوط نگاری

Dr. Pushpendra Kumar Nim

سر سید احمد خاں ایک منفرد مکتوب نگار بھی ہیں۔ منفرد اس لحاظ سے ہیں کہ عمو ماً خطوط میں ذا تی اور نجی باتیں ہوتی ہیں۔ تعجب ہو تا ہے کہ مکا تیب سر سید کے ذخیرہ میں سوائے چند ذاتی باتوں کے تما کی تمام باتیں جگ بیتی اور جگ لیے ہیں۔ ان میں ان کے جوش ایمانی اور حب اسلا می کی کیفیات، ان کی تعلیمی تحریک، سائنٹفک سو سائٹی،ایم اے او کالج ،علمی و تحقیقی کاموں کا تفصیلی ذکر ہے۔ سر سید کی شخصیت جن باتوں یا جن خصوصیات و امتیازات سے عبارت ہے ان کے خطوط میں نہ صرف ان کی باز گشت سنائی دیتی ہے بلکہ صراحت کے ساتھ وہ موجود ہیں۔مثلاً صاف گوئی سر سید کا ایک بڑا وصف تھا۔ وہ کسی بات کو پو شیدہ اور چھپا کر نہ رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی کمزوریوں کو بھی ظاہر کرنے میں دریغ نہ کرتے۔ وہ کسی بھی حالت میں نیکی اور سچائی کا ساتھ نہ چھوڑتے اور یہی ان کی عظمت اور بلند پائیگی کا راز بھی ہے۔ وہ ایک خط میں لکھتے ہیں:

’’خدا کی دنیا میں بہت اقسام کی خلقت ہے۔ ہر ایک اپنا کام کرتا ہے ۔تم اپنا کام کرو مگر جان لو کہ تمہارا کام کیا ہے۔ نیکی،بھلائی اور اپنے کام سے مطلب، دوسروں کے کام سے کچھ غرض نہیں، جس سے دل دکھا ہوا ہو اس سے مت ملو،کیونکہ کہ اس سے مل کر خوشی نہ ہو گی یا منا فقانہ طریقے پر ظا ہر دا ری کرنی پڑے گی،نہ ملنے میں بہ نسبت ملنے کے آرام ہیں۔‘‘

اس سے اور باتوں کے ساتھ کم از کم ایک بات ضرور سامنے آجاتی ہے کہ سر سید وہی کہتے تھے جو کرتے تھے اور جو کرتے تھے وہی کہتے تھے۔ اس سے قطع نظر ان مکا تیب کا اسلوب نگارش بالکل عام فہم اور شستہ و شگفتہ ہے۔ حا لانکہ خطوط سر سید میں بہت سے ایسے مسائل ہیں جنہیں عام فہم زبان میں ادا کرنا بھی مشکل ہے مگر سر سید نے ان کو اس طرح ادا کیا ہے کہ بالکل پانی پانی کردیا ہے۔

سر سید کے خطوط عام طور سے احباب و رفقاء کے نام ہیں ۔ان کا بنظر غائر مطا لعے سے اندازہ ہو تا ہے کہ سر سید سخت سے سخت باتیں لکھ سکتے تھے مگر وہ مصلحتاً جان بوجھ کر نظر انداز کرتے تھے۔وہ ان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے تھے جو ان کے مخا لف اور نقصان پہنچا نے کے درپے رہا کرتے تھے۔ علی گڑھ تحریک میں جو رخنہ انداز تھے ان کی بھی بعض خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

سر سید نے اپنے رفقاء محسن الملک، وقارالملک، حالی، شبلی وغیرہ کا بھی اپنے خطوط میں ذکر کیا ہے۔ بعض دوسرے احباب کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح اپنے بعض علمی کاموں مثلاً’’خطبات احمدیہ‘‘ وغیرہ کی تا لیف اور اس میں دلچسپی وغیرہ کو بھی بیان کیا ہے۔

غرض مکا تیب سر سید میں خود سر سیدکی زندگی، ان کے علمی و عملی اور تاریخی و تعلیمی کار ناموں کا مرقع آگیا ہے۔ ان کے خطوط ان کی عام نثر کی طرح سادہ و سلیس عام فہم ہیں۔ تصنع و تکلف یوں بھی خطوط میں نہیں پائے جاتے اور سر سید کے خطوط میں تو یہ سرے سے ہی مفقود ہیں۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے آ داب و القاب بھی ان کے خطوط میں نہیں پائے جا تے۔ کسی مو ضوع پر سر سید کچھ لکھتے ہیں تو واضح طور سے لکھتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے خطوط علمی و معلوما تی ہوتے ہیں